(۵)۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ: اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

مفہوم: مال اور اولاد کی محبت اکثر اوقات انسان کے ایمان میں دخل انداز ہوتی ہے اور اس کے سبب انسان گھاٹے کا شکار ہو کر منافقت، غداری اور بددیانتی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے مال اور اولاد دنیا کی اس امتحان کا اور آخرت میں بھی آزمائش قرار دیا گیا ہے یہ بات مدنظر رہے کہ امانت داری کی جو قیمت رب کے ہاں ہے وہ یہاں دنیا کے مال واولاد سے کہیں بڑھ کر ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیُ (الف)

سُوْرَةُ الْاَنْفَال (آیات ۲۹ تا ۳۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنْ	تَتَّقُوا	اللّٰهَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ
يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّيُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ
وہ بنا دے گا	تمہارے لئے	فرقان	اور دور کر دے گا	تم سے	تمہاری برائیاں

وَيَغْفِرْ لَكُمْ	وَاللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ		
اور بخش دے گا تمہیں	اور اللہ	فضل والا	بڑا		

مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لیے امر فارق پیدا کر دے گا (یعنی تم کو ممتاز کر دے گا) تو وہ تمہارے گناہ مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور خدا بڑا فضل والا ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

وَاِذْ	يَمْكُرُ بِكَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِيُثْبِتُوْكَ
اور جب	خفیہ تدبیریں کرتے تھے آپ کے بارے میں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (کافر)	تمہیں قید کر لیں
اَوْ يَقْتُلُوْكَ	اَوْ يُخْرِجُوْكَ	وَيَمْكُرُوْنَ	وَيَمْكُرُ اللّٰهُ	وَاللّٰهُ
یا قتل کر دیں تمہیں	یا نکال دیں تمہیں	اور وہ خفیہ تدبیریں کرتے تھے	اور خفیہ تدبیریں کرتا ہے اللہ	اور اللہ
خَيْرُ	الْمٰكِرِيْنَ			
بہترین	تدبیریں کرنے والا			

اور (اے محمد ﷺ اس وقت کو یاد کرو) جب کافر لوگ تمہارے بارے میں چال چل رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا جان سے مار ڈالیں یا (وطن سے) نکال دیں تو (ادھر تو) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر) خدا چال چل رہا تھا۔ اور خدا سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

وَاِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ سَمِعْنَا
اور جب	پڑھی جاتی ہیں	اُن پر	ہماری آیات	وہ کہتے ہیں	البتہ ہم نے سن لیا
لَوْ نَشَاۗءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ	هٰذَآ	اِنْ	هٰذَآ
اگر ہم چاہیں	کہ ہم کہہ لیں	مثل	اس	نہیں	یہ
اِلَّآ	اَسَاطِيْرُ	الْاَوَّلِيْنَ			
مگر (صرف)	قصے کہانیاں	پہلے			

اور جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (یہ کلام) ہم نے سن لیا ہے اگر ہم چاہیں تو اسی طرح کا (کلام) ہم بھی کہہ دیں اور یہ ہے ہی کیا صرف اگلے لوگوں کی حکایتیں ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

وَاِذْ	قَالُوا	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ	هٰذَا
اور جب	وہ کہنے لگے	اے اللہ	اگر	ہے	یہ
هُوَ الْحَقَّ	مِنْ	عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَيْنَا	حِجَارَةً
وہ حق	سے	تیری طرف	تو برسا	ہم پر	پتھر
مِّنَ	السَّمَاۗءِ	اَوِ	ائْتِنَا	بِعَذَابٍ	اَلِيْمٍ
سے	آسمان	یا	لے آ ہم پر	عذاب	دردناک

اور جب انہوں نے کہا کہ اے خدا اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور تکلیف دینے والا عذاب بھیج۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

وَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	وَاَنْتَ	فِيْهِمْ	وَمَا
اور نہیں ہے	اللہ	کہ انہیں عذاب دے	جبکہ آپ	ان میں	اور نہیں
كَانَ	اللّٰهُ	مُعَذِّبَهُمْ	وَهُمْ	يَسْتَغْفِرُوْنَ	
ہے	اللہ	انہیں عذاب دینے والا	جبکہ وہ	بخشش مانگتے ہوں	

اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم ان میں سے تھے انہیں عذاب دیتا۔ اور ایسا نہ تھا کہ وہ بخششیں مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وَمَا	لَهُمْ	اَلَّا	يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ	وَهُمْ	يَصُدُّوْنَ
اور کیا	انکے لئے (ان میں)	کہ نہ	انہیں عذاب دے اللہ	جبکہ وہ	روکتے ہیں

عَنِ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَمَا	كَانُوْٓا	اَوْلِيَاۗءَهٗ	اِنْ
سے	مسجد حرام	اور نہیں	وہ ہیں	اس کے متولی	نہیں
اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اس کے متولی	مگر (صرف)	متقی (جمع)	اور لیکن	ان میں سے اکثر	نہیں جانتے

اور (اب) ان کے لیے کون سی وجہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے جب کہ وہ مسجد محترم (میں نماز پڑھنے) سے روکتے ہیں اور وہ اس مسجد کے متولی بھی نہیں۔ اس کے متولی تو صرف پرہیزگار ہیں۔ لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاۗءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

وَمَا	كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ	الْبَيْتِ	اِلَّا
اور نہیں	تھی	ان کی نماز	نزدیک	خانہ کعبہ	مگر
مُكَاۗءً	وَّتَصْدِيَةً	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ
سیٹیاں	اور تالیاں	پس چکھو	عذاب	اس کے بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔ تو تم جو کفر کرتے تھے اب اس کے بدلے عذاب (کا مزہ) چکھو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
بیشک	جن لوگوں نے	کفر کیا (کافر)	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال	تاکہ روکیں
عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ
سے	راستہ اللہ کا	سو اب خرچ کریں گے	پھر	ہوگا	اُن پر
حَسْرَةً	ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا
حسرت	پھر	وہ مغلوب ہوں گے	اور	جن لوگوں نے	کفر کیا
اِلٰى	جَهَنَّمَ	يُحْشَرُوْنَ			
طرف	جہنم	اکٹھے کیے جائیں گے			

جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ	مِنَ	الطَّيِّبِ	وَيَجْعَلَ
تاکہ جدا کر دے	اللہ	گندا	سے	پاک	اور رکھے
الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰي	بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ	جَمِيْعًا
گندا	اس کے ایک	پر	دوسرے	پھر ڈھیر کر دے	سب
فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ	جَهَنَّمَ	اُولٰۗىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ
پھر ڈال دے اسکو	میں	جہنم	یہی لوگ	وہ	خسارہ پانے والے

تاکہ خدا ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ایک ڈھیر بنا دے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دے۔ یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اَلْكَلِمَاتُ وَالتَّرَاكِيْبُ (مشکل الفاظ کے معنی)

يُثْبِتُوْا	وہ قید کر دیں۔
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ	پہلوں کی کہانیاں۔
مُكَاۗءً	سیٹیاں۔
تَصْدِيَةً	تالیاں۔
فَيَرْكُمَهٗ	وہ جمع کرے اسے۔

اَلتَّمَارِيْنُ (مشقی سوالات)

سوال نمبر 1: سورۃ الانفال میں تقویٰ کے کیا انعامات بیان کئے گئے ہیں؟

جواب: تقویٰ کے انعامات:

سورۃ الانفال میں تقویٰ کے درج ذیل انعامات بیان فرمائے گئے ہیں۔

(۱) اُن کے دل و دماغ میں ایسی بصیرت پیدا کر دی جاتی ہے جس سے وہ اچھی بری چیز کے درمیان امتیاز کر سکتے ہیں۔

(۲) اُن کی کوتاہیاں مٹا دی جاتی ہیں۔

(۳) اُن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سوال نمبر 2: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا میں اس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ آپ کفار کے نرغے میں تھے اور وہ سب کے سب معاذ اللہ آپ کو قید کرنے، قتل کرنے یا ملک بدر کرنے کی سازشیں بنا رہے تھے اُدھر وہ یہ ناپاک چال چل رہے تھے اِدھر اللہ رب العزت آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے اپنی حکمت پر مبنی تدبیر کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو بچا کر محفوظ و مامون مدینہ منورہ پہنچایا جائے، اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

سوال نمبر 3: کفار کے مطالبے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیوں نہ کیا؟

جواب: کفار نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا تھا کہ اے اللہ اگر حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اور آپ ﷺ کی تعلیمات حق پر مبنی ہیں تو ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا اس کے علاوہ کوئی اور عذاب نازل

کر دے کفار کی طرف سے یہ مطالبہ اور اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان پر اس طرح کا کوئی عذاب مسلط نہ کیا۔

کفار پر عذاب نازل نہ کرنے کی وجوہات:

اللہ پاک نے اس سورہ مبارکہ میں دو وجوہات بیان فرمائیں۔

نمبر ۱۔ اے نبی اللہ کی شان نہیں کہ آپ ﷺ قوم میں موجود ہوں اور اس قوم پر عذاب مسلط کر دیا جائے۔

نمبر ۲۔ جس قوم میں اللہ سے توبہ استغفار کرنے والے موجود ہوں تو اللہ اس قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل عبارات کا مفہوم بیان کیجئے؟

(الف) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

(ب) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۔

جواب:

(الف) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ۔

ترجمہ: اور خدا ایسا نہ تھا کہ جب تک تم اُن میں تھے انہیں عذاب دیتا اور نہ ایسا تھا کہ وہ بخشش مانگیں اور انہیں عذاب دے۔

مفہوم: کفار پر نزول عذاب میں دو چیزیں رکاوٹ رہیں ایک ان کے درمیان پیغمبر ﷺ کی موجودگی اور دوسرے استغفار (یعنی بخشش طلب کرنا)۔ کفار کے مطالبے کے باوجود آپ کی موجودگی میں انہیں عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ اسی طرح بعض کافروں کا اللہ سے مغفرت اور بخشش طلب کرنا بھی انہیں عذاب سے دور رکھنے کا باعث بنا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی موجودگی اور کفار کی مغفرت طلب کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب نازل نہ کیا۔

(ب) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۔

ترجمہ:

جو لوگ کافر ہیں اپنے مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکیں، سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔

مفہوم:

کفار کی ساری زندگی کی جدوجہد کا صرف حاصل یہ تھا کہ لوگوں کو دین اسلام سے دور رکھا جائے جس کے لئے انہوں نے بے دریغ مال و دولت خرچ کیا۔ اللہ پاک نے پیش گوئی فرمائی کہ ان کا مزید مال خرچ کرنا بھی انہیں فائدہ نہ دے گا بلکہ ان کے لئے موجب افسوس ہوگا۔ آخر میں کفِ افسوس ملیں گے کہ مال بھی گیا اور مغلوب ہونا بھی ان کا مقدر ٹھہرا۔